خواتین کا معاشرہ میں مقام

اسلامی اور دیگر معاشروں کے خصوصی حوالہ سے

از: ثمر سلطانہ
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سیاسیات (جامعہ کراچی)

تاریخ کے اوراق پلٹنے سے یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ خواتین کا وجود اور کردار مرد کے تشکیل کردہ فریم ورک تک محدود تھا یا پھر خاموش قربان ہو جانے والی شے سمجھا گیا اسکی بنیادی وجہ یہ تھی کہ یا تو تاریخ مرد کی تشکیل کردہ تھی یا پھر معاشرے میں خواتین کی سماجی حیثیت کوئی نہ تھی یہی وجہ ہے کہ عام نظریہ تھا کہ اگر عظیم مرد نہ ہوتا تو تاریخ کا عمل رک جاتا اسی لیے پیغمبروں سے لے کر فاتحین تک سب ہی مرد تھے جنکے خیالات اور کردار کی وجہ سے تاریخ مرتب ہوئی۔

حقوق نسواں کی ایک جرمن خاتون نے کہا تھا کہ:

> ا۔''میری تاریخ کی کتابیں جھوٹ بولتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ میرا وجود نہ تھا، تاریخ میں عورت کا وجود تو ہے مگر اسکا وہ وجود جو مرد نے تشکیل دیا ہے کیونکہ ہماری پوری تاریخ مردوں کی تاریخ ہے عورتوں کی نہیں''۔

ابتدائی دور میں کبھی امن و جنگ میں، کبھی قدرتی آفات میں اور کبھی مفادات کی بھینٹ عورت کی قربانی سے پوری ہوئی اور ستم ظریفی یہ کہ قربانیوں کے باوجود عورت کی کوئی سماجی حیثیت نہ تھی بلکہ وہ غیر معیاری درجہ رکھتی تھی مثلاً قبائلی دور میں عورت جائیداد کا درجہ رکھتی تھی اسکی اپنی کوئی مرضی اور رائے نہ تھی حتیٰ

کہ باہمی جنگ وجدل کے بعد امن وآشتی کے لیے معاہدات ہوتے تھے جن میں تعلقات کی بہتری کے لئے عورت کو امن کی علامت کے طور پر استعمال کیا جاتا۔

۲۔ ''آسٹریلیا کے قدیم باشندوں میں یہ رواج تھا کہ وہ مخالف قبائل سے دوستی کی غرض سے اپنی عورتوں کو ان کے پاس بھیج دیتے تھے بعد میں انہوں نے سفید فام لوگوں سے دوستی کے لیے بھی اپنی عورتوں کو استعمال کیا''۔

۳۔ ''اسکیمو قبائل کے یہاں بھی بیویوں کے تبادلے کا رواج تھا''۔

۴۔ ''بابر جب سمر قند میں تھا تو اسکے دشمن شیبانی خان سمر قند کا محاصرہ کرلیا اور بابر کے لئے فرار یا کامیابی کی کوئی امید نہیں رہی تو اس نے اپنی بہن خانزادہ بیگم کو شادی کے لئے شیبانی خان کے حوالے کر دیا اور خود وہاں سے فرار ہو گیا راجپوت حکمرانوں نے اکبر کو شادی کے لئے اپنی لڑکیاں پیش کیں تا کہ وہ مغل خاندان اور سلطنت کا حصہ بن کر مراعات حاصل کریں''۔

حقیقت یہ ہے کہ تاریخ میں عورت کے دو روپ ایسے ہیں جنہیں نظر انداز کیا نہیں جا سکتا ایک ماں اور دوسری ملکہ، ہندوستان میں رضیہ سلطانہ، چاند بی بی، انگلستان میں الزبتھ، روس میں کیتھرائن اور آسٹریا میں ٹریسا۔مگر المیہ یہ ہے کہ انکی حکومتوں کی کمزوریوں اور ناکامیوں کو کم عقلی، سیاست سے لاعلمی اور جذباتیت اور انکی کامیابیوں کو مرد صاحبوں سے منسوب کرتے ہیں۔

عورتوں کا عظیم کارنامہ تخلیق کا عمل ہے جس سے کائنات جاری وساری ہے ماں کی حیثیت سے عورت نے عظیم جیالے، بہادر اور عظیم شخصیتوں کو جنم دیا جن کے کارناموں سے تاریخ بھری پڑی ہے پیغمبرانِ دین سے لے کر شہداء وغیرہ تک، سکندر، رستم، تیونیس، ہٹلر جیسے حکمرانوں سے لے کر سقراط، افلاطون، ارسطو، حکیم لقمان جیسے دانش مندوں تک، ماؤزے تنگ، گاندھی، قائداعظم اور اقبال جیسی نامور ہستیاں عورت کے بطن سے ہی پیدا ہوئے۔عورت ماں، بیٹی، بہن، اور بیوی ہر روپ میں سماجی تعمیر میں ایک خاص حصہ رکھتی ہے جو کہ ناقابل فراموش ہے۔

ایک خاص حصہ رکھتی ہے جو کہ نا قابل فراموش ہے۔

عورت کبھی بھی معاشرے سے الگ نہیں اگر مرد تاریخ میں سیاست انتظام اور ریاست پر قابض ہے تو عورت کا کردار معاشی، سماجی، ثقافتی اور مذہبی طور پر پورا نظر آتا ہے خاندانی زندگی سے لے کر معاشرے کی روایات تک میں عورت کا ایک خاص مقام نظر آتا ہے اگر چہ تاریخ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں سربراہ مملکت بھی ہیں، جنگیں بھی لڑیں، سفارتی فرائض بھی سرانجام دیئے، معاہدات بھی کیئے اندرونی و بیرونی ملکی مسائل حل کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوئیں لیکن انکی ان صلاحیتوں کو انفرادی طور پر مدنظر رکھا گیا اور محض مجبوری میں تسلیم کیا گیا۔

طبقاتِ ناصری کے منصف مہناج سراج لکھتے ہیں کہ:

۵۔ ''سلطان رضیہ بڑی جلیل القدر فرماروا تھی قدرت نے اسے عقل و دانش عطا کی تھی وہ برابر عدل پر کار بند رہی لطف و کرم کو اپنا شیوہ بنائے رکھا زمانے بھر کو نوازا۔ رعیت کی پرداش کا خاص خیال رکھا لشکر کشی اور حملہ آوری کی خصلت بھی اس میں موجود تھی مگر از روئے پیدائش وہ مردوں میں شمار نہیں ہوتی تھی لہذا یہ تمام پسندیدہ وصف اسکے لئے کیا سودمند ہو سکتے تھے '' اسلئے رضیہ سلطان کی مخالفت ہوئی اور ترکی کے امرا نے اسکے نالائق بھائیوں کو اسکے مقابلے میں تخت نشین کرانا بہتر سمجھا''۔

متمدن معاشروں میں عورت

٦۔ ''اقوام عالم کی تاریخ ہو کہ مذاہب عالم عورت کی مظلومیت کی داستان طویل تر اور تلخ تر ہی سنائی دیتی ہے ہندوستان، ایران، یونان، اسپارٹیہ، فرانس، انگلستان اور روم ایسے ممالک کو اپنی تہذیب و تمدن پر ناز تھا اس کے باوجود ویددھرم، یہودیت، عیسائیت، اور مزدکیت میں عورت پر بدبختی و کمپرسی کے سائے مسلط رہے عورت گناہ کی علامت سمجھی جاتی تھی تمدن نا آشنا عرب میں تو عورت کو اپنی مرضی سے زندہ رہنے اور زندگی گذارنے کا حق بھی حاصل نہ تھا ان تمام ممالک میں وہ وراثت کے حق سے محروم رہی گواہی کی قبولیت تو دور کی

بات''۔

ماضی میں یہ تصور عام تھا کہ مرد حاکم اور عورت محکوم اور ملکیت ہے نہ کوئی سماجی حیثیت نہ رائے دینے کا اختیار بلکہ انسانی سلوک کی روادار نہ گردانی گئی یہ کسی ایک قوم ایک ملک کی بات نہیں بلکہ روئے زمین کے ہر خطے اور ہر قوم کی ہی کیفیت تھی رومتہ الکبریٰ جو اپنی تہذیب و تمدن کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے وہاں عورت کو شیطان کا آلہ کار سمجھا جاتا تھا اسکی گواہی قابل قبول نہ تھی اسکے ساتھ جانوروں کا سا سلوک کیا جاتا۔

سولہویں صدی تک یورپ (جو کہ آزادی، جمہوریت، مساوات اور انسانی حقوق کا علمبردار بنتا ہے) میں عورت کو کوئی مقام حاصل نہ تھا Long Parliment کے زمانے میں لاکھوں عورتیں صلیب پر چڑھائی گئی تھی خود ہندوستانی عورت کی معاشرے میں کوئی قدر و قیمت نہ تھی اور نہ ہی وراثت میں حصہ دار بلکہ شادی کے بعد شوہر باقی ملکیت بلکہ ہندو مذہب میں خاوند کی چتا کے ساتھ جلادی جاتی اہل ایران کے نزدیک عورت کی دو ہی حیثیتیں تھیں ایک لونڈی دوسری سلطانِ نعش زمانہ کہ جس نے تہذیب و تمدن اور علوم و فنون بے پناہ ترقی کی اور دنیا کی کئی تہذیبوں اور علوم کے وجود کی بنیاد یونان ہے لیکن عورت کا انسانیت پر بوجھ تصور کیا جاتا اس سے انسانوں جیسا سلوک نہ کیا جاتا تھا وہ ہر قسم کے انسانی حقوق سے محروم تھی اہل یونان اسے محض ایک غلام ایک لونڈی سمجھتے تھے جسکی بازار میں کھلے بندوں خرید و فروخت کا انہیں قانونی حق حاصل تھا انہیں اپنے معاملات یہاں تک کہ اپنی ذات پر بھی کسی قسم کا اختیار نہ تھا۔

۷۔''اہل یونان عورت کو ہر لحاظ سے عاری مخلوق سمجھتے تھے ان کے نزدیک عورت ناقص العقل والدین تھی مذہباً اور اخلاقاً وہ عورت کو شیطان سے بدتر خیال کرتے تھے''۔

۸۔''رومیوں کے یہاں عورت ہر قسم کے مذہبی' قانونی اور اخلاقی حقوق سے محروم تھی اسے قانوناً عرصہ دراز تک ذلت و رسوائی کی پستیوں میں مقید رکھا گیا''۔

''عورت گھر اور گھر سے باہر کسی عہدے کی اہل نہ سمجھی جاتی حتیٰ کہ کسی معاملہ میں اسکی گواہی تک کا اعتبار نہ تھا''

زمانے قدیم میں رومیوں کے ہاں عورت کو زمرہ انسانیت سے خارج سمجھا جاتا تھا اور اس قدر ظلم ڈھایا جاتا کہ تہذیب بھی شرما جائے۔

یورپ اس وقت عورت و مرد کی مساوات کا علمبردار لیکن اسی یورپ میں ایک صدی پہلے تک عورت پر انتہائی ظلم ڈھائے جاتے فرانس میں عورت ہر حال میں شوہر کی تابع ہوتی جیسے کسی طور پر قانونی اور سماجی حقوق حاصل نہ تھے بلکہ وہ ملکیت کا ایک حصہ تھی انگلستان نے بھی فرانس کی پیروی کرتے ہوئے عورت کو انسانی و سماجی اور قانونی حقوق سے مکمل طور پر محروم رکھا اسکی حیثیت بے زبان جانور اور قیدی کی سی تھی جس کا پُرسانِ حال نہ تھا اور عورت اور گناہ کو ایک ہی چیز گردانا جاتا۔

عرب کی جاہلیت تو اس حد تک تھی کہ عورت باعث شرم تھی اور لڑکی کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا جسکی نشاندہی قرآن سے کر دی گئی:

﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُه مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِه اَيُمْسِكُه عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّه فِى التُّرَابِ﴾

(سورہ نحل ۵۸-۵۹)

ترجمہ:

اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی تو اس کے چہرے پر کلونس چھا جاتی ہے اور وہ زہر کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے اس خبر سے جو شرم کا داغ اس کو لگ گیا ہے اسکے باعث لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ آیا ذلت کے ساتھ بیٹی کو لیئے رہوں یا مٹی میں دبا دوں۔

بعض عرب قبائل عورت کو دوسرے مال و جائیداد کی طرح مرد کی ملکیت سمجھتے تھے انکے ہاں عورت کی حیثیت چوپائیوں کی سی تھی عرب عورت کی مظلومیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ باپ کے دست شفقت کے بجائے وہ ان میں بے دریغ زیر زمین دفن کرتا۔

۹۔ ''منیس بن عاصم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جاہلیت میں آپنی آٹھ یا دس بیٹیاں دفن کی تھیں'' عورت سے نفرت و بیزاری کا یہ عالم تھا کہ:

۱۰۔ ''ایک شخص کے گھر لڑکی پیدا ہوئی تو اس نے گھر ہی کو منحوس سمجھ کر چھوڑ دیا''

اسلام میں عورت

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

﴿عَاشِرُوْ هُنَّ بالْمَعْرُوْفِ﴾

(عورتوں کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرو)

(سورة نساء نمبر ۱۹)

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

'' کائنات کی تین چیزیں مجھے بے حد پسند ہیں، نماز، خوشبو اور عورت، مگر میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے''۔

اسلام پوری کائنات کے لئے باران رحمت بن کر آیا جس نے نہ صرف حقوق اللہ، حقوق العباد اور مشترکہ حقوق پر زور دیا، عورت کو محض آلہ نسوانیت کی جگہ حصہ انسانیت نہ صرف قرار دیا بلکہ اسکی مظلومیت اور محکومیت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے اسے جو فضیلت و عظمت عطا کی اور سرور کائنات نے احکام الٰہی کی پیروی کرتے ہوئے اسے جو اعلیٰ و ارفع مقام عطا کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

اسلام نے عورت کو معاشرتی، معاشی تعلیمی حقوق دیئے اسکو مرد کے مساوی درجہ دیا وراثت میں اسکا حصہ قائم کیا اسکو نکاح، شوہر کے انتخاب میں رضامندی، مہر، خلع اور طلاق کا حق دیا خاندان سے لے کر معاشرے تک میں ہر معاملے میں رائے دینے اور ذمہ داریاں ادا کرنے کا حق دیا بلکہ اسکی رائے اور رُتبہ کا احترام کر کے اسکی حیثیت اور مقام بلند کیا اسکو دینی اور دنیاوی علوم سیکھنے کا حق دے کر معاشرے میں عظیم انقلاب برپا کیا اسکو دیو داسی یا لونڈی کے مقام سے اٹھا کر گھر کی ملکہ بنا دیا اس میں اتنی بیداری پیدا کی کہ

وہ جائز حقوق کو سمجھنے لگی کہ وہ بے روح وجود نہیں یا کوئی شے نہیں جو کہ باعثِ شرم ہو۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ﴾ (سورۃ آل عمران ۱۹۵)

تم سب ایک دوسرے کی جنس ہو۔

آنحضور ﷺ کی تشریف آوری عورت کے لئے باعث رحمت ثابت ہوئی کہ آپ نے عورت کا وقار بڑھانے میں جو اصول اور عملی تعلیم دی اسکی مثال دنیا کی کسی تہذیب اور مذہب میں نہیں ملتی۔

بقول النصر عمری:

۱۱۔ ''اُسے بستی کے ایک ایسے غار میں پھنک دیا گیا جس کے بعد اسکے ارتقاء کی کوئی متوقع صورت نہ تھی اسلام نے اہل دنیا کی اس روش کے خلاف آواز اٹھائی نیز بتایا کہ زندگی مرد اور عورت دونوں ہی کی محتاج ہے عورت اس لئے پیدا نہیں کی گئی کہ اسے دھتکارا جائے اور شاہراہ حیات سے کانٹے کی طرح ہٹا دیا جائے کیونکہ جس طرح مرد اپنا مقصد وجود رکھتا ہے اسی طرح عورت کی تخلیق بھی ایک عنایت ہے اور قدرت ان دونوں اصناف کے ذریعہ مطلوبہ مقاصد کی تکمیل کرا رہی ہے''

اسلام نے عورت کو معاشرے کا جزو اور نصف انسانیت قرار دیا کہ جس کے بغیر زندگی ادھوری، معاشرہ ناقص اور انسانیت نامکمل ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کا ذکر خیر کے ساتھ کیا اور اسے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور ایک نعمت قرار دیا اور عورت کی یہ مقدم، مستحکم اور مستقل حیثیت صرف اور صرف اللہ کے دینِ اسلام کی بدولت قائم ہوئی قرآن وحدیث نے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی صورت میں اسکے حقوق متعین کیے۔

۱۲۔ ''اسلام نے عورت کو وہ مرتبہ دیا جو اس سے پہلے کسی معاشرہ میں اسے حاصل نہ تھا رسول اللہ ﷺ وہ دین مبین لائے جس نے پہلی بار اس ستم رسیدہ مخلوق کو ترکہ، عقد ثانی، نان نفقہ، مہر اور خلع وغیرہ جیسے حقوق سے نوازا''

اسلامی معاشرے کی تشکیل، مسلم امہ کی ترقی اور نسل انسانی کی بقاء اور نیک بنیادوں پر نشو ونما کے لئے بھی قرآن نے عورت کو محترم اور لازمی جزو قرار دیا کیونکہ نسلِ انسانی کی بقاء اور ترقی اور صحیح بنیادوں پر نشو ونما کا انحصار عورت کے رویے اور طرز عمل پر ہے لہذا تہذیب وتمدن اور مذہب کو پروان چڑھانے کے لئے اخلاقی ضوابط کو برقرار رکھنے کے لئے عورت کی صحیح حیثیت کا تعین ضروری ہے۔جس کی نشاندہی قرآن وحدیث سے واضح طور پر کردی گئی۔آنحضور ﷺ نے حق زیست کی ترجمانی ان الفاظ میں کردی:

۱۳۔''اللہ نے حرام کردی تم پر ماؤں کی نافرمانی، ادائیگی حقوق سے ہاتھ روک لینا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کردینا''۔

اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ نے لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی مذمت فرمائی اور لڑکیوں کی پرورش کی ترغیب دی اسے کارِثواب اور حصولِ جنت کا بہت بڑا ذریعہ قرار دیا۔

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ:

۱۴۔''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کسی نے دولڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ بالغ ہوگئیں تو میں اور وہ شخص ایک طرح ساتھ ساتھ جنت میں داخل ہو ہونگے''

۱۵۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ''جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں کی اسپر بارش کرے اور تعلیم وتربیت اور حسن ادب سے بہرہ ور کرے تو میں خود ایسے شخص کے لئے جنہم کی آڑ بن جاؤں گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

۱۶۔''جو شخص تین لڑکیوں یا ان جیسی تین بہنوں کی پرورش کرے ان کو آدب اور سلیقہ سکھائے ان کے ساتھ شفقت ومحبت کا سلوک کرے یہاں تک کہ اللہ انکو بے نیاز کردے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کردے گا''

اسلام نے ایک طرف بیٹی کی پیدائش کو جنت کی بشارت قرار دیا اور دوسری طرف اللہ اور رسول

ﷺ کے بعد ماں کا درجہ سب سے بلند کر دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَ صَّیناَ اِلا نساَنَ بِوَ الِدَیهِ حَمَلَتهُ اُمّه وَهْنا عَلیٰ وَهْن وَّفِصَلُه فِیْ عَامینُ اَنِ اُشکُرلِیْ وَلِوَ الِدَیکَ اِلیَّ الْمَصِیْرُ ی﴾ (سورۃ لقمان ۱۴)

ترجمہ:

''ہم نے انسان کو تاکید کی کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے اسکی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال میں اسکا دودھ چھوٹا ہم نے حکم دیا کہ میرا شکر بجالا اور اپنے والدین کا بھی شکر ادا کر میری طرف ہی تجھے لوٹنا ہے''

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ:

۱۷۔''ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر کون آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں اس نے فرمایا پھر کون آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا باپ''

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

۱۸۔ '' اِنَّ اللّٰهَ حَرَم عَلَیْکُمْ حُقُوقَ اَلَا مَهَاتِ ''۔

ترجمہ:''اللہ نے تم پر حرام ٹھہرائی ہے ماؤں کی نافرمانی''

اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کو گناہوں کی مغفرت اور حصولِ جنت کا ذریعہ بتایا ماں کی عظمت وفضیلت اس درجہ بلند ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی اسکے حقوق اولاد پر باقی رکھے ہیں جنہیں پورا کرنا سعادت مند اولاد کے لئے باعثِ سعادت و برکت ہے۔

اسی طرح مسند احمد، سنن نسائی اور بیہقی میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت ماں کے قدموں تلے ہے''

عورت کو اس سے بڑا دنیوی اور روحانی اعزاز کسی اور تہذیب، مذہب اور قوم نے عطا نہ کیا کہ خدا کا سب سے بڑا انعام جنت اور ساری ابدی خوشیوں کا سرچشمہ اسکی ذات کو قرار دیا۔

عورت بیوی کی حیثیت سے بھی اپنا مستقل وجود رکھتی ہے اور اسلام نے اسے قابلِ قدر مقام دیا ہے قدیم مذاہب میں مرد اور عورت کے ازواجی تعلقات کو اخلاقی و روحانی مدارج کی ترقی میں اہم رکاوٹ تصور کیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس نظریے کو باطل قرار دیتے ہوئے عالمِ انسانیت کو بتایا ہے کہ اخلاق و روحانیت کی تکمیل اور نشو ونما تجرد کی زندگی میں ممکن ہی نہیں بلکہ اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں و مناسب ازواجی زندگی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ﴾ (سورۃ روم۳۰ نمبر ۲۱)

ترجمہ:

''اسکی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خبردار تم میں سے ہر ایک اپنی رعایا کا نگہبان ہے اور اس سے اسکی نسبت باز پرس ہوگی مرد اپنے بیوی بچوں کا رکھوالا ہے اس سے اسکی پوچھ ہوگی اور بیوی اپنے شوہر کے گھر کی ملکہ ہے اس سے اسکی پوچھ گچھ ہوگی۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

۱۹۔ ''ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان اس شخص کا ہے جسکے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہوں''

حکم خداوندی ہے کہ:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيهِ خَيرًا كَثِيرًا﴾ سورہ نساء ۱۹۔

ترجمہ:

''عورتوں کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی سے زندگی بسر کرو اگر وہ تمہیں کسی وجہ سے پسند نہ ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو لیکن اللہ نے اس میں کچھ بھلائی رکھ دی ہو''۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

۲۰۔ ''یہ دنیا زندگی گذارنے کا سامان ہے اور اسکا بہترین سامان صالح عورت ہے''۔

اسلام نے عورت کے ہر روپ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اسکی نگہداشت کی ذمہ داری والدین، بھائیوں، شوہر اور اگر وہ نہ ہو تو قریبی رشتہ داروں اور اگر یہ ذمہ داری قبول کرنے کو تیار نہ ہوں تو ریاست پر انکی ذمہ داری آتی ہے۔ اسلام نے بے سہارا عورتوں پر یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ انہیں بھی مساوی حقوق اور عدل حاصل ہے انہیں ہرگز مظلوم و محکوم اور بے یار و مددگار نہیں سمجھا جائے گا بلکہ انکی عظمت و فضلیت وہی ہوگی جو معاشرے کے دوسرے لوگوں کی ہے۔

قرآن و حدیث کے مطابق جن عورتوں کے شوہر فوت ہو چکے ہوں یا طلاق ہو چکی ہو اور وہ بے کسی کی زندگی گذار رہی ہوں تو اسلامی معاشرہ میں وہ سب سے زیادہ انسانی رحم و سلوک کی مستحق ہیں کیونکہ مختلف ادوار و مذاہبِ عالم کے ماننے والوں نے ہمیشہ انکے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا اور انہیں ذلیل و رسوا کرنے اور انسانی حقوق سے محروم رکھنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ لیکن قرآن و حدیث میں انکے حقوق کی

حفاظت کے واضح احکامات دیئے گئے ہیں ۔قرآن نے بیوہ کے تحفظ کے لئے اسکا نکاح کردینے کی ہدایت سورۃ النور آیت نمبر ۳۲ میں اسکے واضح احکامات موجود ہیں اسی طرح مطلقہ عورتوں کی شادی کے احکامات صادر کئے اور انکے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی اور کہا گیا کہ:

۲۱۔ ''تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو''

حضرت سراقہؓ بن مالک بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ:

۲۲۔ ''کیا تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ سب سے بڑا صدقہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ضرور بتایئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی اس بچی پر احسان کرنا جو بیوہ ہونے یا طلاق دیئے جانے کی وجہ سے تیری طرف لوٹا دی گئی ہو اور تیرے سوا کوئی دوسرا اسکا کمانے والا نہ ہو''

ان آیتِ قرآنی اور احادیث کے علاوہ بھی بے شمار مواقع پر قرآنی احکامات نازل کئے گئے ۔اور احادیث ارشاد فرمائی گئی جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے شروع ہی سے عورت کی عظمت واحترام پر نہ صرف زور دیا بلکہ بعض مواقعوں پر آنحضور ﷺ نے عملی نمونے کے ذریعے عورت کا احترام ہر روپ میں لازمی قرار دیا اور انہیں سماجی ، معاشی ، سیاسی ، تمدنی اور تعلیمی حقوق دیئے کہ اسکی اپنی علیحدہ شخصیت ہے وہ دین و دنیاوی دونوں اعتبار سے مکمل وجود رکھتی ہے اسے اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے ، دین کی خدمت کرنے ، تعلیم حاصل کرنے ، ملازمت و کاروبار کرنے ، ملکیت حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی تخلیقی کام میں اپنی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا پورا حق حاصل ہے اس حقیقت کو قرآن مجید کی (سورۃ الاحزاب نمبر ۳۳۔۳۵) میں مساوی طور پر مرد و عورت کی صفات کا ذکر کر کے واضح کر دیا گیا ہے۔

﴿ان المسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات والقانتين والقانتات والصادقين والصادقات والصابرين والصابرات والخاشعين والخاشعات والمتصدقين والمتصدقات والصائمين والصائمات والحافظين فروجهم والحافظات والذاكرين الله كثيرا والذاكرات اعد الله لهم مغفرة واجرا عظيما﴾۔

ترجمہ:

''مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں' مومن مرد اور مومن عورتیں' فرماں بردار مرد اور فرمابردار عورتیں 'راست باز مرد اور راست باز عورتیں' صابر مرد اور صابر عورتیں' عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں' صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں' روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں' اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور عصمت کی حفاظت کرنے والی عورتیں' اللہ کو یاد کرنے والے مرد اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں' یقیناً ان سب کے لئے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کی مساوات اور دی گئی عظمت کا نتیجہ ہے کہ آج عورت اور مرد تعلیم و تہذیب 'معاشرت و سیاست' معاشی و مذہبی معاملات میں ساتھ ساتھ ہیں کہ مردوں کو اگر نیکی کے صلہ میں جنت کی نوید سنائی گئی ہے تو عورتوں کو بھی نیکیوں کا اجر جنت کی صورت میں ملے گا۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا:

''ایک عورت جو پابند صوم و صلوٰۃ ہو پاک دامن ہو' شوہر کو خوش رکھتی ہو جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکتی ہے''۔ (بخاری شریف)

یہ صنف نازک پر رسول اللہ ﷺ کا احسان ہے کہ اسے ہر روپ میں انسانیت کے عظیم درجہ پر پہنچا دیا جہاں وہ آج بھی فخر سے سر بلند کئے ہوئے ہے وہ بیٹی ہے تو والدین کی آنکھوں کا نور ماں ہے تو اولاد کے لئے ٹھنڈک و چھاؤں بیوی ہے تو شوہر کی محبت اور گھر کا سکون ۔ اسی طرح آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ عورت بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے ویسے ہی جیسے مرد اور انسانیت و معاشرت کے عروج و ارتقاء میں اسکا بھی وہی حصہ ہے جو مرد کا۔ اللہ تعالیٰ کا قرب و خوشنودی عورت بھی مردوں کی مساوی حاصل کر سکتی ہے گویا ہر ہر قدم و موقع پر اسلام عورت کو مساوی اور محترم درجہ عطا کرتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر مبارک علی: تاریخ اور عورت' لاہور' ۱۹۹۶ ص نمبر ۸

۲۔ ایضاً

۳۔ ایضاً

۴۔ ڈاکٹر مبارک علی: تاریخ اور عورت' لاہور' ۱۹۹۶ ص ۱۰

۵۔ ڈاکٹر مبارک علی: تاریخ اور عورت' لاہور' ۱۹۹۶ ص ۱۲۸

۶۔ ڈاکٹر ایم ایس ناز: اسلام میں عورت کی قیادت' لاہور' ۱۹۸۹ ص ۴۲

۷۔ ڈاکٹر ایم ایس ناز: اسلام میں عورت کی قیادت' لاہور' ۱۹۸۹ ص ۴۸

۸۔ ایضاً: ص ۵۱

۹۔ تفسیر ابن کثیر: جلد ۴ ص ۴۷۷

۱۰۔ تفسیر کبیر: جلد ۷ ص ۴۳۵

۱۱۔ نصر عمری: عورت اسلامی معاشرے میں ص ۶۵

۱۲۔ ہلال: عید میلاد النبی ۱۹۸۸ ص ۱۹۴

۱۳۔ صحیح بخاری: کتاب الادب باب حقوق الوالدین

۱۴۔ مستدرک حاکم: جلد ۴ ص ۱۷۷

۱۵۔ صحیح بخاری: کتاب الادب' باب رحمتہ الولد

۱۶۔ مشکوۃ المصابیح: کتاب الادب' باب فی البر والصمۃ

۱۷۔ صحیح بخاری: کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ

۱۸۔ صحیح بخاری: کتاب الادب، باب من احق الناس، بحسن الصحبۃ

۱۹۔ جامع ترمذی: ابواب الرضا، باب ماجاحق المراۃ علی زوجھا

۲۰۔ سنن ابن ماجہکتاب النکاح، باب افضل النساء

۲۱۔ سورۃ البقرآیت ۲۲۹

۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ابواب الادب، باب برالوالدوالاحسان الی البنات۔